غالب اکیڈمی میں ماہانہ ادبی نشست کا انعقاد

گزشتہ روز غالب اکیڈمی نئی دہلی، میں ایک ادبی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت جی آر کنول نے کی۔ انھوں نے کہا کہ سخت گرمی میں دور دراز سے اردو اور ہندی کے شاعر تشریف لائے اور اپنا کلام پیش کیا۔ بہت سے اچھے اشعار سننے کو ملے کچھ نئے لکھنے والوں کو اصلاح کی ضرورت ہے اگر وہ اپنا کلام یہاں پڑھنے سے پہلے دکھالیں تو بہتر کلام ہو جائے گا۔ برنی صاحب نے جس انداز میں پڑھا اور غزل کے جو مخصوص الفاظ استعمال کئے اس سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر ہندی کی شاعرہ سنتوش کماری نے ماں کی عظمت پر ایک گیت سنایا اور خورشید حیات نے ''مٹی کی ہانڈی'' کے عنوان سے ایک نظم پڑھی۔ اس نشست میں نارنگ ساقی نے بطور خاص شرکت کی۔ اس موقع پر موجود شعرا نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

جی آر کنول	مقتل میں یہ کمال کوئی اور بھی کرے	قاتل کو پرملال کوئی اور بھی کرے
ظہیر احمد برنی	تیرا دامن نچوڑا ہے کسی نے	شفق دیکھی تو قاتل میں یہ سمجھا
نسیم بیگم نسیم	کب کہاں ٹوٹا کنارا یہ کہانی پھر سہی	کشتیوں کا کر نظارہ، پانیوں کے رنگ دیکھ
شعیب رضا فاطمی	اک ایسے کار زار کا یارا ہوا ہوں میں	اپنے ہی سب عزیز تھے چاروں طرف مرے
زاہد علی خاں اثر	ترا تیر نظر ہو دل کے پار آہستہ آہستہ	یہی خواہش ہے باقی کاش تو پوری اسے کردے
شیدا امروہوی	جن کو اپنا سمجھیں گے غیر کے صنم ہوں گے	کیا خبر تھی الفت میں مبتلائے غم ہوں گے
کیلاش سمیر	نیک کاموں کا صلہ نیک ملا کرتا ہے	پھول بانٹو گے اگر تم تو ملے گی خوشبو
شفا کجگانوی	اور تم آج بھی بس وہم وگماں تک پہونچے	گوشہ گوشہ مرے دل کا ہے یقیں سے روشن
سکندر عاقل	مہتاب بھی آجائے تو پانی مانگے	دعویٰ ہے میرا تیرے مقابل اے جاں
سرفراز احمد فراز	آرزوئیں سب غبار کوئے جاناں ہوگئیں	ذوق تسلیم ورضائے رب میں پنہاں ہوگئیں
حشمت بھاردواج	یوں ہی کوئی دعا نہیں دیتا	اس کے قدموں میں دل نکال کے رکھ
انس فیضی	اداس ہیں جو حسین چہرے	میں ان کو ہنسنا سکھا رہا ہوں
فرید احمد فرید	تو جو بچھڑے ہوئے دو ملا دے گا دل	سرخ رو دونوں عالم میں ہوجائے گا
سیما کوشک	مجبور ہیں کھیلنے کو ہم، مات پہلے سے مقرر ہے	شطرنج کی بساط پر زندگی کا کھیل کچھ یوں رہا
رچنا مرل	بتا اس کو ہی فردوس ورغلائے مجھے	جلا کے آگ میں دوزخ کی وہ ستائے مجھے
شاکر دہلوی	اداس دیکھ کے تجھ کو اداس ہم بھی ہیں	یقین کر کے تیرے غم شناس ہم بھی ہیں
گولڈی گیت کار	ڈھیر آنسو دے کر رومال چھوڑ گیا	کئی الجھے ہوئے سوال چھوڑ گیا
نسیم بادشاہ	ان کو حسرت ہے مسکرانے کی	پھر کوئی تازہ غم ملے مجھ کو

اس موقع پر چشمہ فاروقی، عزیزہ مرزا، پروین ویاس، سپریا سنگھ، شکیل سونی پتی، ارون کمار صاحب آبادی، نعیم ہندوستانی، احترام صدیقی، پردیپ، جاوید عباسی، سنجیو نگم انام، رجنی نیلم، عارف دہلوی، مہندر بھٹ وغیرہ نے اپنے اشعار پیش کیں۔ غالب اکیڈمی کے سکریٹری نے اعلان کیا کہ اگلی نشست 18 مئی 2024 کو ہوگی۔